Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 1234 1234
ISSN(P): 1234 1234
al-marjan.com.pk

Article QR

Characteristics of Arabic Commentaries on Sahih Sitta: A Comprehensive Review of Tirmidhi's Specialized Examination

کتب شمائل اور ان کی شروحات: منتخب تحقیقات کا جائزہ

Authors

1. Hafiz Muhammad Rashid
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore, Pakistan.
hafizrashidjune1994@gmail.com

2. Ghulam Sarwar
Assistant Professor in Islamic Studies, Govt, Graduate College, Pasrur, Pakistan.

Citation

Rashid, Hafiz Muhammad and Ghulam Sarwar" Characteristics of Arabic Commentaries on Sahih Sitta: A Comprehensive Review of Tirmidhi's Specialized Examination." Al-Marjān Research Journal, 2, no.1, Jan-June (2024): 19– 31.

History

Received: January 15, 2024, **Revised**: February 27, 2024, **Accepted**: March 21, 2024, **Available Online**: June 27, 2024.

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

Copyright Muslim Intellectuals Research CenterAll Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Characteristics of Arabic Commentaries on Sahih Sitta: A Comprehensive Review of Tirmidhi's Specialized Examination

کتب شمائل اور ان کی شروحات: منتخب تحقیقات کا جائزہ

*حافظ محمد راشد　　*غلام سرور

Abstract

Arabic commentaries on Hadith collections, particularly Sahih Sitta, hold significant importance in understanding Islamic jurisprudence and tradition. This paper provides a thorough analysis of the distinctive features of these commentaries, focusing specifically on the comprehensive review of Tirmidhi's compilation. The examination encompasses various dimensions including linguistic nuances, historical context, interpretative methodologies, and theological insights embedded within these commentaries. Through a meticulous examination, this study sheds light on the interpretive frameworks employed by scholars, elucidating their approaches to Hadith authentication, classification, and contextualization. The analysis also highlights the evolving trends and diverse perspectives found across different commentaries, showcasing the dynamic nature of Hadith scholarship. Key themes such as the transmission of prophetic traditions, the authentication criteria employed by scholars, and the socio-political context influencing Hadith interpretation are explored in depth. By synthesizing insights from a wide array of commentaries, this paper offers a comprehensive understanding of the multifaceted nature of Hadith commentary tradition. The findings contribute to enriching scholarship on Islamic studies, providing valuable insights for researchers, students, and practitioners interested in delving into the intricacies of Hadith literature.

Keywords: Arabic commentaries, Sahih Sitta, Tirmidhi, Hadith scholarship, interpretive methodologies, Islamic jurisprudence.

تعارف

لفظ "شَمَائل" شِمال کی جمع ہے جس کے معنیٰ سیرت، شکل وصورت، عادت، طبیعت اور اخلاق کے ہیں، اہل عرب جب کہتے ہیں: "رجل کریم الشمائل" تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ایک شخص اپنے رویہ اور اخلاق میں بہتر ہے۔(1) لفظ "شمل" کے اصل معنی لپیٹنے، گھیرنے اور شامل ہونے کے ہیں، اور شمال کے معروف معنی "بائیں جانب اور شمالی سمت" کے ہیں.

---

* لیکچرر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ گریجویٹ کالج پسرور، پاکستان۔

([1]) ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، (دار صادر، بیروت، طبع دوم، ۱۴۱۴ھ)، ۱۱/۳۶۹۔

اس لئے امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

وقيل للخليقة شِمال' لكونه مشتملا على الإنسان اشتمال الشمال على البدن.(2)

لفظ "شمال" انسان کی فطری خصوصیات کے لئے اس وجہ سے بولا جاتا ہے کیونکہ یہ انسان کے پورے جسم کو گھیر لیتی ہیں۔

اسی طرح شمائل نبوی کا مفہوم محققین کے ہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

"الخصال الحسنة والطبائع الجميلة التي تتعلق بصفات النبي ﷺ الباطنةِ و الظاهرةِ"(3)

اس سے آنجناب رسول اللہ ﷺ کی عادات عالیہ اور طبعی محاسن مراد ہیں جن کا تعلق آپ ﷺ کی باطنی اور ظاہری اوصاف مبارکہ سے ہوتا ہے۔

گویا شمائل نبوی آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا ایک اہم حصہ ہیں، کیونکہ سیرت النبی میں آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے جملہ حالات کو عمومی زندگی کے مراحل کے مطابق بیان کیا جاتا ہے، جبکہ شمائل نبوی میں آپ ﷺ کے مبارک خد و خال، سراپا، چال ڈھال، استعمال کی اشیاء، فضائل و عادات اور محاسن اخلاق آپ کی ذاتی حیثیت سے زیر بحث لائے جاتے ہیں۔ اسلامی علوم و معارف میں شمائلِ نبوی ﷺ کو فکری، علمی اور فنی حیثیت سے نہایت بلند مقام حاصل ہے، جن سے نہ صرف اہل ایمان کو اپنے پیغمبر علیہ السلام کی صحیح معرفت حاصل ہوتی ہے بلکہ ان پر آپ ﷺ کی طبعی وفطری خصوصیات منکشف ہوتی ہیں اور آپ کے کمالات و امتیازات کا حقیقی ادراک حاصل ہوتا ہے اور ان کے دل میں ایمان بالرسالت اور آپ کی والہانہ محبت کے ساتھ ساتھ جذبہ اطاعت واتباع میں استحکام، گرویدگی اور مٹھاس پیدا ہوتا ہے۔

جہاں تک اس فن کے آغاز وارتقاء کا تعلق ہے تو عہد نبوی اور عہد صحابہ ہی سے آپ صلی اللہ وسلم کے ذاتی احوال کا علم حاصل کرنے، جمع کرنے اور دوسروں تک منتقل کرنے کا رجحان سامنے آیا جو کہ احادیث شمائل روایت کرنے والے صحابہ کرام کے بیان اور اسلوب بیان سے بالکل واضح ہے۔ مثلاً حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بیٹے جناب خارجہ کہتے ہیں: کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام کا گروہ ہمارے گھر آیا تاکہ وہ حضرت زید سے آنحضرت ﷺ کے حالات دریافت کریں۔(4) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں (یعنی ام المومنین سیدہ خدیجہ کے بیٹے) حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا مبارک حلیہ بہت کثرت اور وضاحت سے بیان کرتے تھے اور میں بھی اس کا مشتاق تھا کہ اس بارے میں ان سے پوچھوں اور وہ بتائیں تاکہ میں اسے ذہن نشین کرلوں (5)۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ:

لاشَمَمْتُ مِسكاًولاعطراً كان أطيب من عَرَق رسول الله ﷺ۔(6)

میں نے کوئی مشک اور خوشبو آپ کے پسینہ مبارک سے زیادہ معطر کبھی نہیں سونگھی۔

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ

ما رأيت شيئاً قط أحسن منه۔(7)

([2]) راغب، الحسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، (بیروت، دار العلم، طبع اول، ۱۴۱۲ھ)، ص ۴۶۴۔

([3]) ھمام عبدالرحیم سعید، دکتور، الموسوعۃالاحادیث الشمائل النبویۃ، (الریاض، مکتبہ الملک فہد، ۱۴۳۳ھ)، ۸/۱

([4]) الترمذی، محمد بن عیسی، امام، الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ، (مکۃ المکرمہ، المکتبۃ التجاریہ، طبع اول ۱۹۹۳ء) ص ۲۸۴، رقم الحدیث: ۸

([5]) الترمذی، محمد بن عیسی، امام، الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ، ص ۲۸۴، رقم الحدیث: ۸

([6]) الترمذی، محمد بن عیسی، امام، الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ، ص ۲۸۴، رقم الحدیث: ۸

([7]) الترمذی، محمد بن عیسی، امام، الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ، ص ۲۸۴، رقم الحدیث ۳

میں نے آپ ﷺ سے زیادہ حسین و جمیل کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد ہے:

لم أر قبلَه ولا بعدَه مثلَه۔(8)

میں نے آپ جیسا نہ آپ ﷺ سے پہلے کوئی دیکھا اور نہ ہی آپ کے بعد

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی یہ حالت تھی تو بعد والوں کی کیفیت کا اندازہ اس سے بھرپور ہو جاتا ہے، اور یہی کیفیات آج بھی ہر مسلمان کی متاع حیات ہیں اور بلاشبہ یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ جس طرح قرآن و سنت اور ان سے متعلقہ علوم وفنون کی تصانیف کا سلسلہ صحابہ اور تابعین کے ادوار سے شروع ہوا اسی طرح کتب شمائل بھی اس کے ساتھ ساتھ مِنَصّہ شہود پر آنے لگیں، اور محدثین اور مؤرخین کے ہاں یہ مضمون ایک مستقل فن کی حیثیت اختیار کر گیا۔ اگرچہ ابتدائی کتب حدیث و سیرت میں جزوی طور پر یہ مضمون زیر بحث رہا اور قاضی ابو البختری وہب بن کثیر (م ۲۰۰ھ) کی تالیف "صفة النبي ﷺ "(9) اور حافظ علی بن محمد المدائنی (م ۲۲۵ھ) کی تالیف "صفة أخلاق النبی ﷺ "(10) جیسی بہت سی کتب ذکر کی جاتی ہیں لیکن یہ کتابیں وقت گزرنے کے ساتھ محفوظ نہ رہ سکیں اور ان سے اس موضوع کی فنی تشکیل اور اس کے دائرہ کار کا تعین بھی نہ ہوا۔

تیسری صدی ہجری کے وسط میں حافظ الحدیث ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) کی مایہ ناز تصنیف "الشمائل" کے نام سے متعارف ہوئی جسے "شمائل الترمذي، شمائل النبوية یا شمائل المحمدية ﷺ" بھی کہا جاتا ہے۔ امام ترمذی جو کہ صحاح ستہ کی معروف کتاب "الجامع السنن" کے علاوہ "التاریخ" اور "العلل" وغیرہ کے مؤلف ہیں، بڑی عمر میں ظاہری آنکھوں سے معذور ہو گئے مگر علم و عرفان سے ایسے معمور تھے کہ حفظ وضبط میں ضرب المثل کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ ان کی رفعت شان اور صدق و اتقان پر ائمہ محدثین کا اجماع ہے۔ امام بخاری (م ۲۵۶ھ)، امام مسلم (م ۲۶۱ھ)، ابو داؤد (م ۲۷۵ھ) اور اسحاق بن راھویہ (م ۲۳۸ھ) سے شرف تلمذ حاصل کیا(11) اور ان کے استاذ امام بخاری خود انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "ماانتفعتُ بک أکثر من ماانتفعتَ بي"(12) کہ آپؒ نے بھی مجھ سے استفادہ کیا ہے لیکن میں نے اس سے کہیں زیادہ آپ سے استفادہ کیا ہے۔ شمائل ترمذی آپؒ کا عظیم الشان کارنامہ ہے، امام ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) اس کے متعلق لکھتے ہیں:

قَدْ صَنَّفَ النَّاسُ فِي هَذَا قَدِيمًا وَحَدِيثًا، كُتُبًا كَثِيرَةً مُفْرَدَةً وَغَيْرَ مُفْرَدَةٍ، وَمِنْ أحسن مَنْ جَمَعَ فِي ذَلِكَ فَأَجَادَ وَ أَفَادَ الْإِمَامُ (أَبُو عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سَورة التِّرْمِذِيُّ) رَحِمَهُ اللَّهُ، أَفْرَدَ فِي هَذَا الْمَعْنَى كِتَابَهُ الْمَشْهُورَ بالشَّمائل۔"(13)

(8) الترمذی، محمد بن عیسی، امام، الشمائل المحمدية والخصائل المصطفوية، ص ۲۸۴، رقم الحدیث ۵

(9) ابن ندیم، محمد بن اسحاق، الفهرست، (بیروت، دارالمعرفہ، ۱۹۹۷، طبع دوم)، ص ۱۳۰

(10) فاروق حمادہ، دکتور، مصادرالسيرة النبوية وتقويمها، (دمشق، دارالقلم، تاریخ ندارد)، ص ٦٦

(11) ذہبی، سيرأعلام النبلاء، (بیروت، موسسہ الرسالہ، طبع سوم، ۱۹۸۵ء)، ۲۷۰/۱۳

(12) ابن حجر، عسقلانی، تهذيب التهذيب، (الہند، مطبع دائرۃ المعارف النظامیہ، ، طبع اول ۱۳۲۶)، ۳۸۹/۹.

(13) ابن کثیر، البدايه والنهايه، (دار صادر، بیروت، طبع دوم، ۱۴۱۴ھ)، ۱۱/٦.

اس موضوع پر گذشتہ اور موجودہ زمانے میں بہت سی کتابیں تصنیف کی گئی ہیں، کچھ مستقل اس فن پر اور کچھ دوسرے موضوعات سے مخلوط ہیں، لیکن اس پر سب سے بہترین، نہایت عمدہ اور مفید مجموعہ امام ترمذیؒ کا ہے جو اس موضوع کی منفرد کتاب ہے اور "الشمائل" کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔

چنانچہ امام محمد عبدالرّوف مناوی (م ۱۰۳۱ھ) لکھتے ہیں:

فإن كتاب الشمائل لِعَلَمِ الرواية و عالِمِ الدراية الإمام الترمذي' جعل الله قبرَه روضةً' عَرْفُها أطيب المِسك الشَذِي' كتاب وحيد في بابه فريد في ترتيبه و استيعابه لم يأت له أحد بمماثلٍ ولا بمشابهٍ' سلك فيه منهاجاً بديعاً ورصّعه بعيون الأخبار وفنون الآثار ترصيعاً حتى عُد ذالك الكتاب من المواهب و طارفي المشارق و المغارب(14)

امام ترمذی علم روایت کے مینار اور علم درایت کے عظیم عالم ہیں، اللہ تعالی ان کی قبر کو جنت کا باغ بنائیں، ان کی کتاب "الشمائل" کی خوشبو بہترین مشک سے زیادہ معطر کرنے والی ہے، اپنے موضوع کی بے مثال تصنیف ہے، اپنی ترتیب اور جامعیت میں منفرد ہے، کوئی کتاب اس کے برابر کی نہیں ہے، اس میں انہوں نے جدید اسلوب اپنایا ہے، احادیث اور اقوال صحابہ سے اس طرح مزین کیا ہے کہ اسے اللہ کا عظیم عطیہ سمجھا جاتا ہے، اور چاروں طرف اس کی شہرت ہے۔

ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں:

ومِن أحسن ما صُنِّف في شمائله و أخلاقه كتاب الترمذي في سيره، على وجه الأتم، بحيث أنَّ مطالع هذا الكتاب فكأنه طلعة ذات الجناب ويري من محاسنها الشريفة في كل باب(15)

شمائل اور اخلاق نبوی پر سب سے اچھی کتاب امام ترمذی کی ہے، جس کا تعلق سیرت سے ہے، جو ہر لحاظ سے جامع ہے، اس کے مطالعہ سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ آنجناب ﷺ کے چہرہ انور پر نظر ہو اور آپ ﷺ کے محاسن عالیہ کے تمام پہلوؤں کو دیکھا جارہا ہو۔

مذکورہ کتاب "۵۶" ابواب اور "۳۹۷" احادیث پر مشتمل ہے۔ مکررات کو حذف کیا جائے تو کل احادیث ۳۵۲ بنتی ہیں(16)۔ ان میں سے شیخ البانی کے نزدیک "۵۳" احادیث ضعیف ہیں اور "۱۴" کو حسن قرار دیا گیا ہے(17)۔ اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ اس تحقیق کے مطابق شمائل ترمذی کی "۳۵۲" احادیث میں سے "۵۳" ضعیف، "۱۴" حسن، "۲۸۵" صحیح اور کل مقبول احادیث کی تعداد "۲۹۹" ہے۔ اس کے علاوہ شمائل ترمذی کے "۵۶" ابواب میں بیان کردہ عنوانات کا تحقیقی جائزہ لیا جائے تو ان میں سے جامع اور اہم عنوانات "۲۰" بنتے ہیں۔ جنہیں قارئین کی آسانی کے لیے جامع خلاصہ شمائل کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے:

(14) مناوی، محمد عبدالرؤف، شرح الشمائل، (مصر، مطبعة شرفية، تاریخ ندارد)، ۲/۱۔

(15) ملا علی قاری، جمع الوسائل، فی شرح الشمائل، (مصر، مطبعة شرفية، تاریخ ندارد)، ۲/۱۔

(16) البانی، محمد ناصر الدین، مختصر الشمائل المحمدیه، (اردن، مکتبہ اسلامیہ، طبع دوم، ۱۴۰۶ھ)، ص ۸۔

(17) البانی، محمد ناصر الدین، مختصر الشمائل المحمدیه، ص ۱۰-۱۳۔

(1)اسمائے مبارکہ (2)حلیہ مبارک (3)حسن کلام (4)ملبوسات شریفہ (5)رفتار مبارک (6)استراحت عالیہ (7)مہر نبوت (8)خشوع عبادت (9)اخلاق حسنہ (10) تقسیم اوقات (11) آداب مجلس (12) آداب خوش مزاجی (13)سامان نظافت، (14)خوردونوش کی اشیاء، (15)گھریلو سامان (16)علاج معالجہ (17)اسلحہ (18)عمر مبارک کے حصے (19)وراثت نبوی (20)خواب میں آپ ﷺ کی زیارت

واضح رہے کہ ان موضوعات کو پیش نظر رکھنے سے شمائل نبوی کی فنی حیثیت اور اس کے دائرہ کار کا تعین ہو جاتا ہے کہ شمائل نبوی میں پیغمبر علیہ السلام کے احوال کا مطالعہ کیا جاتا ہے جن کا تعلق آپ کی شخصیت، حلیہ اور اوصاف عالیہ سے ہو۔ بہر حال اس مبارک کتاب نے اپنے اختصار، جامعیت، حسن ترتیب، جذبہ ایمانی، حب نبوی اور خلوص نیت کی بناء پر اس قدر مقبولیت حاصل کی کہ اس کی وجہ سے نہ صرف اس فن کی حدود متعین ہوئیں بلکہ وہ ایک مستقل علم قرار پایا اور اسکے ارتقائی سفر کے کئی سلسلے معرض وجود میں آئے، ان میں سلاسل خمسہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں:

1. **مستقل تصانیف شمائل**
2. **شروح شمائل ترمذی**
3. **رجال شمائل ترمذی**
4. **مختصر شمائل**
5. **نظم شمائل**

علاوہ ازیں عصر حاضر میں شمائل ترمذی کی صوتی شروحات واختصارات کا چھٹا سلسلہ بھی معرض وجود میں آچکا ہے۔ لیکن مقالہ ہذا میں عنوان کی مناسبت اور اختصار کے پیش نظر مندرجہ ذیل صرف "دو" سلسلوں کا تذکرہ کیا جا رہا ہے:

اول: شروح شمائل ترمذی

دوم: رجال شمائل ترمذی

ان سلاسل میں جو کتب تصنیف ہوئی ہیں ان میں سے اکثر دستیاب نہیں ہیں اور جو دستیاب ہیں ان میں سے کچھ زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں اور کچھ ابھی تک مخطوط کی شکل میں دنیا کے مختلف مقامات پر موجود ہیں۔ اس لیے جو کتب دستیاب ہوئی ہیں ان کا مختصر تعارف، تبصرہ اور تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے۔

سلسلہ اول: شروح شمائل ترمذی

مذکورہ سلسلہ اول میں مندرجہ ذیل "پندرہ" کتب شامل ہیں:

1. زهر الخمائل علی الشمائل- جلال الدین السیوطی
2. حاشیۃ شمائل الترمذی- شہاب الدین قسطلانی
3. شرح شمائل الترمذی۔ حسام الدین الاسفرائینی
4. اشرف الوسائل الی فهم الشمائل۔ ابن حجر مکی الھیثمی
5. جمع الوسائل فی شرح الشمائل۔ ملا علی قاری
6. شرح شمائل الترمذی۔ محمد عبد الرؤف مناوی

7. الفوائد الجلیۃ البھیۃ علی الشمائل المحمدیۃ۔ محمد بن قاسم جسوس
8. شرح مختصر الشمائل المحمدیۃ۔ عبد اللہ بن حجازی الشرقاوی
9. المواھب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ۔ ابراھیم بن محمد الباجوری
10. مختصر الشمائل المحمدیۃ۔ عبد المجید الشرنوبی
11. تعلیق واشراف علی الشمائل المحمدیہ۔ عزت عبید الدعاس
12. مختصر الشمائل المحمدیہ۔ محمد ناصر الدین الألبانی
13. تحقیق وتخریج وتعلیق علی الشمائل المحمدیۃ۔ عبدہ علي کوشک
14. شرح شمائل النبي۔ عبد الرزاق البدر
15. تحقیق وتعلیق علی الشمائل المحمدیہ۔ سعید بن عباسي الجلیمي

1. زھر الخمائل علی الشمائل، أوصاف النبی ﷺ

زھر الخمائل علی الشمائل، أوصاف النبی ﷺ حافظ عبد الرحمن بن کمال الدین (م ۹۱۱ھ) کی تالیف ہے جو کہ جلال الدین سیوطی کے نام سے معروف ہیں، کبار ائمہ اسلام میں سے ہیں، تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، لغت و ادب وغیرہ تمام علوم میں تقریباً "چھ سو" کتب کے مصنف ہیں، اور قاہرہ میں وفات پائی (18)۔

2۔ حاشیۃ علی الشمائل للترمذی

حاشیہ علی الشمائل للترمذی کے مرتب شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی (م ۹۲۳ھ) ہیں جو کہ علم قرأت اور حدیث کے جلیل القدر علماء میں سے ہیں، صحیح بخاری کی شرح ارشاد الساری اور سیرت النبی پر المواھب اللدنیہ لکھنے کی وجہ سے آپؒ کو زیادہ شہرت ملی ہے۔ موصوفؒ نے قاہرہ میں وفات پائی۔(19)

2. شرح شمائل الترمذی

عصام الدین ابراہیم بن محمد ابن عرب شاہ الاسفراینی (م ۹۴۳ھ)۔ آپؒ کا تعلق خراسان کے علاقہ اسفراین سے تھا آپ کے والد ماجد وہاں کے قاضی تھے، تفسیر بیضاوی پر آپ کا حاشیہ معروف ہے، علم بلاغت، منطق اور ادب پر بھی آپ کی تصانیف ہیں۔(20) یہ ایک تفصیلی شرح ہے جس میں حدیث کی سند میں مذکور بعض ناموں اور متن حدیث کے چیدہ چیدہ الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے، مختلف علماء کے اقوال نقل کر کے ان سے تائید حاصل کی گئی ہے، مثال کے طور پر شمائل کی پہلی حدیث میں امام ترمذی کے استاد کی کنیت "ابو رجاء" اور ان کا نام "قتیبہ" ہے تو اس پر علامہ اسفراینی ان کا تلفظ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "أبو رجاء کسماء، براء وجیم" کہ "اس میں "رجاء" کا لفظ "سماء" کے وزن پر ہے" اور اس میں

[18] زرکلی، خیر الدین، الاعلام، (دار العلم للملایین، طباعت ۵، ۲۰۰۲ء)، ۳۰۱/۱۳
[19] زرکلی، الاعلام، ۲۳۲/۱
[20] زرکلی، الاعلام ۶۶/۱

پہلے "را" اور پھر "جیم" ہے۔ اسی طرح "قتیبہ" کے متعلق لکھتے ہیں کہ "اس میں قاف کے بعد پہلے "تا" پھر "یا" اور اس کے بعد "با" ہے اور انھیں محدثین کے ہاں "ثقہ ثبت" کا مقام حاصل ہے اور وہ امام مسلم اور ترمذی کے استاد ہیں (21)۔

بعض اوقات تشریح کرتے ہوئے ابواب کا باہمی ربط زیر بحث لاتے ہیں۔ جیسا کہ شمائل کے باب نمبر "۳۹" میں آپ ﷺ کے آرام فرمانے کا ذکر ہے اور باب نمبر "۴۰" میں عبادت کے احوال کا بیان ہے تو اس پر شارح نیند اور عبادت میں مناسبت قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کا معمول یہی تھا کہ نیند سے بیدار ہو کر عبادت کو اولین اہمیت دیتے تھے۔ اور دوسری بات یہ کہ حدیث کے مطابق عالم کی نیند بھی عبادت ہوتی ہے تو ان وجوہ کی بنا پر امام ترمذی نے نیند کے بعد عبادت کا عنوان دیا ہے (22)۔

3. أشرف الوسائل إلى فهم الشمائل

شہاب الدین احمد بن حجر مکی الھیتمی (م ۹۷۳ھ) حدیث اور فقہ کے امام ہیں، جامعہ ازہر کے فاضلین میں سے ہیں، فقہ شافعی کی معروف تصنیف "المنہاج" کے شارح ہیں، آپؒ کا "فتاوی ہیتمیہ" چار جلدوں پر مشتمل ہے، مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ (23) آپؒ نے شمائل کے باب اول کے تحت جو بحث کی ہے اسے مقدمہ کتاب کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے جس میں شمائل کی وجہ تسمیہ، اس کے مفہوم اور اہمیت کو بیان کیا گیا ہے پھر آپ ﷺ کی عظمت و فضیلت کو قرآن و سنت اور اقوال ائمہ کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے، آپ کی پیدائش اور بچپن کے بعض احوال پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ (24) طریق تشریح یہ اختیار کیا گیا ہے کہ جس لفظ اور جملے سے متعلق ضرورت محسوس کرتے ہیں اسے لکھ کر اس کا تلفظ واضح کرنے کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اس کی صرفی و لغوی تشریح کرتے ہیں اور مفہوم واضح کرتے ہیں اور بعض اوقات اس سے متعلقہ احادیث اور اقوال ائمہ اور تاریخی واقعات کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔

4. جمع الوسائل في شرح الشمائل

ملا نورالدین علی بن سلطان (م ۱۰۱۴ھ) جو کہ ملا علی قاری کے نام سے شہرت رکھتے ہیں، آپ کا تعلق افغانستان کے شہر ہرات سے ہے لیکن آپؒ نے مکہ مکرمہ میں رہائش اختیار کر لی اور چالیس برس تک یہیں رہے اور ابن حجر ہیتمی کے شاگرد ہیں۔ (25) ابتدا میں مقدمہ کے طور پر علم حدیث اور علم شمائل کی اساسی مباحث بیان کی گئی ہیں۔ تالیف کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "أحب أن أدخل في زمرة الخادمين۔" (26) کہ میں چاہتا ہوں کے اس کتاب کے خدام میں شامل ہو جاؤں۔

شرح شمائل الترمذی

(21) اسفرائینی، عصام الدین، شرح الشمائل، (www.alolukah.net) ص ۸۔

(22) اسفرائینی، عصام الدین، شرح الشمائل، ص ۲۷۲۔

(23) زرکلی، الاعلام، ۱۲/۶۔

(24) ھیتمی، احمد بن حجر، اشرف الوسائل، مع تحقیق احمد بن فرید المزیدی، (بیروت، دار الکتب العلمیہ، طبع اول، ۱۹۹۸)، ص ۳۹-۳۲۔

(25) زرکلی، الاعلام، ۱۲/۵۔

(26) ملا علی قاری، جمع الوسائل، (بیروت، دار الکتب العلمیہ، طبع اول، ۱۹۹۸)، ۳/۱۔

محمد عبد الرؤوف بن تاج العارفین المناوی (م ۱۰۳۱ھ) کبار علمائے دین میں سے ہیں، قلت طعام اور کثرت عبادت آپ کا شعار تھا، جامع صغیر اور شمائل ترمذی کی شرحیں آپکی وجہ شہرت ہیں، قاہرہ میں آپؒ نے وفات پائی۔(27) آپؒ کے طرز تحریر میں شستگی اور اختصار ہے، ہر باب کے آغاز میں موضوع کا تعارف کرایا گیا ہے، ہر راوی کے ساتھ ہی اس کا جامع تعارف بھی موجود ہے، غریب الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے، مثلاً باب دوم کی پہلی حدیث میں لفظ "وجع" آیا ہے، شارح نے پہلے اس کا تلفظ بتایا پھر عربی زبان میں اس کے استعمال کی مختلف صورتیں واضح کیں کہ اس کے معنیٰ "درد اور تکلیف" کے ہیں، انسان کے اعضاء کی تکلیف کے لئے بھی یہ لفظ کئی انداز سے استعمال ہوتا ہے، اور انسان کے پورے جسم کی بیماری کے لئے بھی یہ لفظ مستعمل ہے۔

الفوائد الجلية البهية على الشمائل المحمدية

ابو عبد اللہ محمد بن قاسم جسوس (م ۱۱۸۲ھ) اہل فاس (شمالی افریقہ) کے مالکی فقہاء میں سے ہیں، آپ نے "مختصر خلیل" کی شرح "۹" جلدوں میں تحریر کی ہے، اور تصوف اور تزکیہ میں شہرت رکھتے ہیں۔(28) شارح نے آغاز میں پہلی حدیث کی تشریح سے قبل مقدمہ کتاب کے طور پر آپ ﷺ کا شجرہ نسب اور سیرت النبی کے ابتدائی واقعات بیان کئے ہیں(29)۔ اسلوب بیاں یہ ہے کہ تشریح کے دوران نہایت گہری علمی گفتگو فرماتے ہیں، مثلاً پہلے باب میں "خلق النبی ﷺ" سے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ حرف "خا" کی زبر سے ہو تو اس سے دو باتیں مراد ہوتی ہیں: اول یہ کہ انسان کی قدرتی بناوٹ جو اللہ تعالی نے ہر انسان کو عطا کی ہے۔ دوم: وہ حرکات و سکنات جو ایک انسان اٹھتے بیٹھتے اختیار کرتا ہے، تو پہلی چیز انسان کے جسم اور چہرے کی بناوٹ ہے اور دوسری چیز میں انسان کی نیند اور حرکات وعادات شامل ہیں، اور اگر "خلق" کی "خا" پر پیش ہو تو اس سے مراد اخلاقیات ہے یعنی صدق و حلم وغیرہ، لہٰذا پہلی صورت میں انسان کی ظاہری اور دوسری صورت میں اس کی باطنی اوصاف مراد ہیں۔(30)

5. شرح مختصر الشمائل المحمدية

عبد اللہ بن حجازی بن ابراہیم الشرقاوی (م ۱۲۲۷ھ) کی پیدائش ۱۱۵۰ ہجری میں ہوئی، جامعہ ازہر مصر میں پڑھا، پڑھایا اور شیخ الجامعہ کے عہدہ پر فائز ہوئے، آپ شافعی فقیہ ہیں، علم العقائد، حدیث اور تصوف میں آپکی کی تصانیف ہیں۔(31) شارح نے پہلے شمائل ترمذی کا اختصار کیا اور پھر اس اختصار کی شرح لکھی۔ اختصار اس طرح کہ حدیث کی سند میں صحابی کے علاوہ باقی تمام راویوں کے نام حذف کر دیئے گئے ہیں، اسی طرح اگر ایک مضمون کی حدیث کئی صحابہ کرام سے روایت کی گئی ہو یا ایسی حدیث ایک صحابی سے مختلف اسناد اور مختلف طرق کے ذریعے مروی ہو تو مؤلف ان میں سے ایک کو منتخب کر کے باقی احادیث کو حذف کر دیتے ہیں۔(32)

المواهب اللدنية على الشمائل المحمدية

([27]) کحالہ عمر بن رضا، معجم المؤلفين، (بیروت، مکتبہ المثنی، تاریخ ندارد)، ۱۰/۱۶۶

([28]) زرکلی، الاعتصام، ۸/۷۔

([29]) جسوس، محمد بن قاسم، الفوائدالجلية البهيةعلى الشمائل المحمدية، (مصر، مطبعة الجمالية، تاریخ ندارد)، ص ۱۰۔

([30]) جسوس، محمد بن قاسم، الفوائدالجلية البهيةعلى الشمائل المحمدية، ص ۹۔

([31]) شرقاوی عبداللہ بن حجازی، شرح مختصر الشمائل المحمدية، (القاهرة، فريق كشيدة لخدمة التراث، (سلسلہ کنوز الازہرین) تاریخ ندارد)، ص ۸۔

([32]) شرقاوی عبداللہ بن حجازی، شرح مختصر الشمائل المحمدية، ص ۱۱۔

ابراہیم بن محمد الباجوری (م ۱۲۷۶ھ) شافعی فقیہ ہیں اور ۱۲۶۳ھ سے وفات تک جامعہ ازہر مصر کے شیخ رہے ہیں علم المنطق، الفرائض اور الکلام وغیرہ کے موضوعات پر تصانیف مرتب کی ہیں، قاہرہ میں وفات پائی۔(33) آپ کا تحریری اسلوب نہایت عمدہ ہے، ہر باب کے ساتھ موضوع کا مفہوم واضح کرتے ہیں، مشکل الفاظ کی لفظی و معنوی جامع اور مختصر تشریح کرتے ہیں، ہر راوی کی لفظی تحقیق اور مختصر تعارف کراتے ہیں، اختصار سے نحوی ترکیب بھی بیان کرتے ہیں، مثلاً باب دوم کی حدیث اول میں حضرت سائب بن یزید کے الفاظ ہیں: "ذهبت بي خالتي" کہ مجھے میری خالہ اپنے ساتھ لے گئیں۔ اس کے تحت لکھتے ہیں "با" جارہ کے دو معنی مراد لیے جاسکتے ہیں تعدیہ بھی اور مصاحبہ بھی۔ پھر اس پر سوال اٹھاتے ہیں کہ آیت مبارکہ: "ذهب الله بنورهم۔"(34) کہ اللہ نے ان کا نور ختم کردیا" کے اندر "با" جارہ صرف تعدیہ کے لیے ہے تو یہاں پر حدیث میں مصاحبہ کے لئے کیوں؟ تو اس کا جواب دیتے ہیں کہ آیت مبارکہ میں مصاحبہ کا مفہوم ممکن نہیں ہے اس لیے مجازی طور پر تعدیہ کا مفہوم مراد لیا گیا ہے۔(35)

6. مختصر شمائل المحمدية

ابو محمد عبد المجید شرنوبی (م ۱۳۴۸ھ) جامعہ ازہر مصر کے مالکی فقیہ ہیں، آپ کو مالکی فقہ کی کی اہم کتابوں کی شروح لکھنے کا اعزاز حاصل ہے۔
مثلاً محاسن البهيه على متن العشاوية، الكوكب الذرية على متن العزية، إرشاد المسالك إلى ألفية ابن مالك اور شرح مختصر ابن أبي جمرة۔(36) ابتدا میں شمائل کی عظمت پر مقدمہ لکھا گیا ہے، ہر باب کے ساتھ موضوع کا مختصر مفہوم بیان کیا گیا ہے، اور بعض الفاظ کا تلفظ بھی ضرورت کے تحت بیان کیا گیا ہے، اسی طرح متن کے بعض مشکل الفاظ کی تشریح حواشی میں نمبر لگا کر بعض مقامات پر مختصر اور بعض مواقع پر تفصیل سے تحریر کی گئی ہے، لیکن ہر حدیث کے متن کی تشریح کے ساتھ سند کی تخریج کر کے بعض حوالہ جاتی کتب کے نام دیے گئے ہیں، اگر کسی کتاب میں حدیث کے مکمل متن کا حوالہ نہ ہو بلکہ جزوی طور پر حدیث کے ایک حصہ کا حوالہ ہو تو اس میں اس کا بھی مختصر طور پر اشارہ کر دیتے ہیں مثلاً یہ کہ "روى البخاري شطره" یا یہ کہ "أخرج مسلم بعضه۔"(37)

7. تحقيق وتخريج وتعليق على الشمائل المحمدية

عزت عبید الدعاس (م ۱۴۲۰ھ) شام کے معروف فقیہ اور عالم ہیں، جامعہ ازہر مصر سے علم حاصل کیا، حمص میں "المعهد العلمي الشرعي" میں پروفیسر رہے، بہت سی کتب کے مصنف ہیں جن میں سے ایک اہم کتاب "القواعد الفقهية" بھی ہے۔(38) مذکورہ کتاب کا منہج کچھ اس طرح ہے کہ سند میں موجود شخصیات کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے، مشکل الفاظ کا تلفظ اور مختصر مفہوم بیان کیا گیا ہے، جو الفاظ مختلف نسخوں میں تبدیل ہوئے ہیں ان کی وضاحت کی گئی ہے۔ اور ہر حدیث کے آخر میں تخریج کی گئی ہے۔ بعض اور بہت کم مقامات پر حواشی دے کر بعض اہم امور کی تشریح

---

(33) زرکلی، الاعلام، ۱/۷۱۔

(34) سورہ البقرہ، ۲:۱۷۔

(35) الباجوری، ابراہیم بن محمد، المواهب اللدنيه، (القاہرہ، اعتنی بہ محمد عوامہ، طبع اول، ۲۰۰۱)، ص ۸۱۔

(36) زرکلی، الاعلام ۴/۱۴۳۔

(37) شرنوبی، عبد المجید، مختصر الشمائل المحمدیه، (دمشق، دار البیروتی، طبع دوم، ۲۰۰۹)، ص ۲۵۔

(38) الدعاس، عزت عبید، القواعد الفقهية، (دمشق، دار الترمذی، ۱۹۸۹ء، طبع سوم)، ص ۶۔

بھی کی گئی ہے۔ مثلاً باب نمبر "۴" "کنگھا کرنے کے بارے میں ہے، اس باب کی تیسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم وضو کرنے، کنگھا کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں جانب کو مقدم رکھتے تھے۔ (39)

8. مختصر الشمائل المحمدية

ابوعبدالرحمن محمد بن حاج نوح جو کہ محمد ناصر الدین البانی کے نام سے مشہور ہیں، سابقہ صدی عیسوی کے محدثین کے امام ہیں، سعودیہ، کویت، قطر اور مصر وغیرہ کے جامعات میں پڑھاتے رہے ہیں۔ حدیث کی تخریج و تحقیق و تعلیق پر آپؒ کی تین ہزار سے زائد تالیفات ہیں۔ اردن کے شہر عمان میں ۱۴۲۰ھ، بمطابق ۱۹۹۹ء کو وفات پائی۔ (40) شارح نے احادیث کی اسناد کو حذف کر کے صرف صحابی کا نام باقی رکھا ہے، احادیث کے تکرار کو اس طرح ختم کیا کہ جس حدیث کے الفاظ ایک اور ان کا راوی بھی ایک ہو اور امام ترمذیؒ نے اسے ایک سے زیادہ مرتبہ درج کیا ہو تو شیخ نے اسے ایک مرتبہ لکھا ہے اور باقی کو حذف کر دیا ہے۔ ایک راوی کی وہ احادیث جو مختلف الفاظ سے مروی ہیں ان میں سے کسی حدیث کو ترک نہیں کیا گیا، اور کسی حدیث کی تشریح میں امام ترمذی نے جو کچھ تحریر کیا تھا اسے شیخ البانی نے اس طرح مختصر کیا ہے کہ اس میں سے کوئی اہم بات نہیں چھوڑی، اس طرح شمائل کی "۳۹۷" احادیث میں سے "۳۵۲" احادیث کو نقل کیا گیا ہے۔ (41)

9. تحقيق و تخريج و تعليق الشمائل المحمدية

عبدہ علی کوشک (م ۱۴۳۶ھ) کا تعلق ملک شام سے ہے، جامعہ دمشق سے تعلیم حاصل کی اور ایک عظیم مصلح کے طور پر کام کیا، جامعۃ المنبر میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ ایک تحقیق کے مطابق آپ "۲۵" کتب کے مصنف ہیں۔ آپؒ کا اسلوب تحریر بہت اچھا ہے۔ ہر باب کے آغاز میں اصل موضوع پر تحقیقی بحث کرتے ہیں، جس سے موضوع کا تعارف اور اہمیت واضح ہوتی ہے، متن حدیث میں جہاں الفاظ اور جملوں میں راویوں کا اختلاف ہو، اسے مختلف کتب سے نقل کر کے اس کا موازنہ کرتے ہیں، ایسے ہی احادیث کے الفاظ کا مفہوم بتاتے ہیں اور اگر کسی لفظ کے ایک سے زیادہ مفاہیم ہوں تو دلائل کے ساتھ ترجیح قائم کرتے ہیں۔ احادیث کی تخریج کرتے ہوئے صحت وضعف کے لحاظ سے تحقیق بھی کی گئی ہے، مثلاً باب نمبر "۴۱" کی حدیث نمبر "۵" کو شیخ البانی، ماہر یاسین فحل اور سید بن عباس جلیبنی نے ضعیف کہا ہے، مگر شیخ عبدہ علی ان سے اختلاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> **"في إسناده عطيه العوفي، تكلموا فيه كثيراً وهو صدوق، في حفظه شيء ، عندي ان حديثه لا يقل من درجة الحسن وقد حسنه الترمذي كثيراً كما في هذا الحديث۔"(42)**

10. شرح شمائل النبی ﷺ

عبدالرزاق بن عبدالمحسن البدر نوجوان عالم دین ہیں۔ آپ کی پیدائش ۱۳۸۲ھ میں ہوئی۔ مدینہ یونیورسٹی کے پروفیسر اور شبکۃ الطریق السنۃ کے منتظم ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف اور امام بخاری کی الأدب المفرد کے شارح ہیں۔ (43) آپ کی تالیف کردہ یہ کتاب منفرد طور پر ایک جدید

(39) ترمذی، الشمائل المحمدية، (عمان، المکتبہ الاسلامیہ، اردن، طبع دوم، ۱۴۰۶ھ)، ص ۲۵۴۔

(40) محمد ناصر الدین البانی-ویکیپیڈیا، الموسوعۃ الحرۃ (https://ar.wiki pedia.org)۔

(41) البانی، محمد ناصر الدین، مختصر الشمائل المحمدیہ، (عمان، المکتبہ الاسلامیہ، اردن، طبع دوم، ۱۴۰۶ھ)، ص ۴۔

(42) عبدہ علی کوشک، التحقيق والتخريج والتعليق على الشمائل الترمذی، (بحرین مکتبہ نظام یعقوبی الخاصہ، المنامہ، طبع پنجم، ۲۰۱۲ء)، ص ۱۸۷۔

(43) ترجمۃ الشیخ الدکتور عبدالرزاق العباد البدر. الآجر، شبکۃ سلفیۃ متخصصۃ فی التون وشروحها. (www.ajurry.com)۔

انداز کی شرح ہے، ابتدا میں مقدمہ ہے جس میں شمائل کا مختصر مفہوم اور اہمیت کا ذکر ہے۔ ہر باب کے عنوان کے ساتھ موضوع کا جامع تعارف کرایا گیا ہے، شخصیات کا مختصر تعارف اور مشکل الفاظ کی جامع وضاحت کی گئی ہے، حدیث کے آخر میں نمبر لگا کر حواشی میں حدیث کی تخریج کی گئی ہے، ہر حدیث کے بعد متن میں ہی حدیث کے قابل تشریح جملے الگ الگ درج کیے گئے ہیں، اور ان جملوں کی تشریح قرآن و سنت اور آثار و اقوال کی روشنی میں کی گئی ہے، اور اس میں جس بات کی مزید وضاحت یا حوالہ کی ضرورت تھی اس کے لئے نمبر لگا کر حواشی میں اسے بیان کیا گیا ہے(44)۔ اس لئے اس کتاب کی ترتیب اور اسلوب بیان جدید اور قابل تحسین ہے، اور جدید کتب میں اس کا ممتاز مقام معلوم ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث

خلاصہ کلام یہ کہ علم شمائل النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنیادی طور پر کتب حدیث کا ایک ذیلی موضوع ہے۔ جس کا علمی مواد کتب حدیث میں ہی متقدمین محدثین کرام کی مساعی جمیلہ سے جمع ہوا، اور پھر کتب شروح حدیث میں اس سے متعلقہ تمام ذیلی توضیحات و مباحث متأخرین محدثین کی خدمات کے نتیجے میں بیان ہوئیں۔ لیکن اس موضوع کا تعلق چونکہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ذاتی اوصاف و محاسن اور آپ کی معرفت سے تھا، جو کہ ایک اعتبار سے اہل اسلام کے ایمان کی جان ہے اور توحید الٰہی سمیت پورے دین کا مدار اسی پر ہے بشرطیکہ آپ کی معرفت آپ ہی کے فرامین کے مطابق اور غلو سے پاک ہو، تو اس لئے امت مسلمہ میں اس علم کو باقاعدہ ایک فن کی حیثیت سے پذیرائی حاصل ہوئی، تا آنکہ امام ترمذی نے شمائل النبی پر مستقل کتاب تصنیف فرمائی جس کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی۔

اس کے نتیجے میں بہت سے اہل علم نے اسی طرز پر شمائل کی مستقل کتابیں تحریر کیں: مثال کے طور پر ابو بکر ابن المقری (م ۳۸۱ھ)، ابو العباس جعفر المستغفری (م ۴۳۲ھ)، حسین بن مسعود بغوی شافعی (م ۵۱۶ھ)، محمد بن عتیق ازدی غرناطی (م ۶۴۶ھ) وغیرہ کے اسمائے گرامی بطور نمونہ ذکر کئے جاسکتے ہیں اور عصر حاضر میں ام شعیب الوادعیہ کی "الصحیح المسند من الشمائل المحمدیۃ" اور ھمام عبد الرحیم ملحم کی "موسوعۃ الاحادیث الشمائل" جیسی مایہ ناز کتب بھی مرتب ہو چکی ہیں۔ لیکن شمائل ترمذی کو جو اعزاز حاصل ہوا اس کی تمثیل دوسری کتب میں نہیں ملتی۔ اس لئے اس تصنیف لطیف کی بہت سی شرحیں لکھی گئیں جن میں سے عربی شروح کی تعداد سو سے متجاوز ہے، جبکہ کتب رجال، کتب اختصار، کتب نظم شمائل اور صوتی شروح ان کے علاوہ ہیں۔ اور اگر دیگر زبانوں میں ہونے والے کام اور ان کے تراجم کی تعداد شامل کی جائے تو قرآن مجید کی تفاسیر و تراجم کے بعد یہ سب سے بڑی تعداد بنتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ جس طرح کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری کو صحت کے لحاظ سے باقی تمام کتب پر برتری حاصل ہے، اسی طرح یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ شمائل ترمذی وہ موقر کتاب ہے جسے قرآن کریم کے بعد جملہ خاص و عام میں سب سے زیادہ مرکزیت و مقبولیت اور فوقیت ملی ہے، باوجودیکہ اس کی کچھ احادیث ضعیفہ ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(44) البدر، عبدالرزاق، شرح شمائل النبی، طبع علی نفقة بعض المحسنين، (مدینہ منورہ، تاریخ ندارد،) ص ۱۹۔

کتابیات

* ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، (دار صادر، بیروت، طبع دوم، ۱۴۱۴ھ)
* راغب، الحسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، (بیروت، دار العلم، طبع اول، ۱۴۱۲ھ)
* ھمام عبدالرحیم سعید، دکتور، الموسوعۃ الاحادیث الشمائل النبویۃ، (الریاض، مکتبہ الملک فہد، ۱۴۳۳ھ
* الترمذی، محمد بن عیسی، امام، الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ، (مکۃ المکرمہ، المکتبۃ التجاریہ، طبع اول ۱۹۹۳)
* ابن ندیم، محمد بن اسحاق، الفهرست، (بیروت، دار المعرفہ، ۱۹۹۷، طبع دوم)
* فاروق حمادہ، دکتور، مصادرالسیرۃ النبویۃ وتقویمها، (دمشق، دار القلم، تاریخ ندارد)
* ذہبی، سیرأعلام النبلاء، (بیروت، موسسہ الرسالہ، طبع سوم، ۱۹۸۵ء)
* ابن حجر، عسقلانی، تهذیب التهذیب، (الہند، مطبع دائرۃ المعارف النظامیہ، ، طبعی اول ۱۳۲۶)
* ابن کثیر، البدایہ والنهایه، (دار صادر، بیروت، طبع دوم، ۱۴۱۴ھ)
* مناوی، محمد عبدالروف، شرح الشمائل، (مصر، مطبعۃ شرفیۃ، تاریخ ندارد)
* ملا علی قاری، جمع الوسائل، فی شرح الشمائل، (مصر، مطبعۃ شرفیۃ، تاریخ ندارد)
* البانی، محمد ناصر الدین، مختصر الشمائل المحمدیه، (اردن، مکتبہ اسلامیہ، طبع دوم، ۱۴۰۶ھ)
* ھیتمی، احمد بن حجر، اشرف الوسائل، مع تحقیق احمد بن فرید المزیدی، (بیروت، دار الکتب العلمیہ، طبع اول، ۱۹۹۸ء)
* جسوس، محمد بن قاسم، الفوائدالجلیۃ البهیۃعلی الشمائل المحمدیۃ، (مصر، مطبعۃ الجمالیۃ، تاریخ ندارد،)
* شرقاوی عبداللہ بن حجازی، شرح مختصر الشمائل المحمدیۃ، (القاہرۃ، فریق کشیدۃ لخدمۃ التراث، ، (سلسلہ کنوز الازہرین) تاریخ ندارد
* الباجوری، ابراہیم بن محمد، المواهب اللدنیه، (القاہرہ، اعتنی بہ محمد عوامہ، طبع اول، ۲۰۰۱،)
* البانی، محمد ناصر الدین، مختصرالشمائل المحمدیه، (عمان، المکتبہ الاسلامیہ، ، اردن، طبع دوم، ۱۴۰۶ھ)
* عبدہ علی کوشک، التحقیق والتخریج والتعلیق علی الشمائل الترمذی، (بحرین مکتبہ نظام یعقوبی الخاصہ، المنامہ، طبع پنجم، ۲۰۱۲ء،)
* البدر، عبدالرزاق، شرح شمائل النبی، طبع علی نفقۃ بعض المحسنین، (مدینہ منورہ، تاریخ ندارد،)